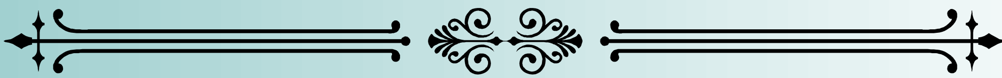


حضرات صحابہ کرام ہی خیارِ امت ہیں

اقتباس از

مناقب الخلفاء الراشدین مع عقائد العلماء الربانیین



شیخ الحدیث والتفسیر **مفتی نذیر احمد سیالوی** صاحب

دامت برکاتهم العالیه

سخنِ اوّلین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین و علیہم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

بندۂ مؤمن پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا انعام اسے نعمت ایمان سے مشرف فرمانا ہے۔ اس لیے ایمان کی حفاظت سب سے ضروری امر ہے۔ اور کامل فوز وفلاح کے لیے عقیدہ اور عمل کی درستگی لازم ہے جبکہ عقیدہ صحیح ہونا عمل سے بھی اہم ہے اور صرف سنیت ہی عقیدہ وعمل کی صحت کی ضمانت ہے اور سنیت "ما انا علیہ و اصحابی" سے عبارت ہے۔

اور حقیقی سنیت پر ثابت قدمی اللہ تعالیٰ کی توفیق خاص کے بغیر ناممکن ہے اس لیے کہ اس پُرفتن دَور میں کچھ لوگوں نے قطعیاتِ اسلام کے خلاف عقائد کو بھی سنیت قرار دیا ہے حالانکہ وہ عقائد سراسر ضلالت اور گمراہی ہیں جبکہ ہر صاحبِ عقل سلیم بخوبی جانتا ہے کہ بدعت اور گمراہی کا نام سنیت رکھنے سے وہ سنیت نہیں بن جائے گی۔ تاہم عامۃ المسلمین کے لیے ایسی صورت حال سخت خطرناک ہے اور اسلام کے ساتھ غداری بھی ہے اس لیے اہل اسلام کی خیر خواہی کے لیے ایسے نظریات و عقائد کی نشاندہی کرنا اور ان کے مقابل حقیقی اسلامی عقائد بیان کرنا ایک اہم فریضہ ہے تاکہ اہل اسلام گمراہی میں واقع ہونے سے بچ سکیں اور جو مبتلا ہو چکے ہیں وہ توبہ کر کے سچی اور حقیقی سنیت اختیار کر سکیں۔

بتوفیق اللہ تعالیٰ اقول: حضرات اہل بیت وغیر اہل بیت جملہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تمام عظمتوں کو تسلیم کرنا اور تمام کا احترام کرنا مذہب اہل سنت میں لازم اور ضروری ہے اور قرآن وحدیث سے ثابت شدہ ان کے مرتبہ و مقام کے خلاف کسی کے بارے میں بھی افراط یا تفریط کی رخصت ہرگز نہیں ہے جبکہ بعض لوگ محض خواہش نفس کی پیروی کو بھی سنیت کا حصہ بنانا چاہتے ہیں اس لیے انہوں نے خلافِ شرع عقائد و نظریات کی تبلیغ شروع کر رکھی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

(الف)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ جملہ صفاتِ الٰہیہ کے جامع ہیں ان میں تمام صفات الٰہیہ موجود ہیں۔ جبکہ یہ نظریہ ضروریاتِ دین اور قطعیات اسلام کے خلاف ہے جس کی سنگینی دین متین کے ادنیٰ خادم پر بھی مخفی نہیں ہے۔

(ب)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ قرآن کریم سے افضل ہیں اور ایسے ہی حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کی جملہ اولاد بھی قرآن کریم سے افضل ہے۔ جبکہ اسلام میں اس نظریہ کی گنجائش بھی قطعاً نہیں ہے اور یہ سراسر ضلالت اور گمراہی ہے۔

(ج)

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی باقی تمام امت پر افضلیت قطعیاتِ اسلام سے ہے۔ قرآن کریم کی آیات کثیرہ اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور اس پر اجماع اُمت بھی ہے لیکن ان لوگوں نے بنو ہاشم کو ماسوائے

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پوری انسانیت سے افضل قرار دیا ہے اوران کے نزدیک ہر فاطمی تو درکنار قیامت تک ہونے والا ہر ہاشمی خواہ وہ علم وعمل کے میدان میں تہی دامن اور صفر ہی کیوں نہ ہو وہ بھی حضرت ابوبکر صدیق وحضرت فاروق اعظم و جملہ غیر ہاشمی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے افضل ہے۔لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔جبکہ یہ نظریہ اور عقیدہ قطعیاتِ اسلام کے خلاف ہے جس کی اسلام میں گنجائش قطعاً نہیں ہے۔

(د)

حضرات شیخین کریمین سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی خلافت کی حقانیت، قطعیاتِ اسلام سے ہے۔قرآن کریم کی متعدد آیات مبارکہ اور احادیث نبویہ کثیرہ سے ثابت ہے اور اس پر اجماع صحابہ کرام بھی ہے جس کے انکار کی اسلام میں گنجائش قطعاً نہیں ہے۔جبکہ ان لوگوں کے نزدیک خلافتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا انکار سنیت کے منافی نہیں ہے حتیٰ کہ بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کو خلافتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا منکر قرار دیدیا ہے۔لا حول ولا قوۃ الا باللہ

(ھ)

حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی افضلیت، قرآن کریم کی آیات کثیرہ اور احادیث متواترۃ المعنیٰ سے ثابت ہے اور اس پر حضرات صحابہ کرام ومن بعدھم تمام اہل سنت کا اجماع ہے۔اور حضرات صحابہ کرام ومن بعدھم اسلاف کرام کے نزدیک یہ افضلیت قطعی ہے جس کے انکار کی اسلام میں گنجائش نہیں ہے۔اگرچہ بعض متاخرین

کو اس کی قطعیت میں کچھ شکوک و شبہات لاحق ہوئے ہیں تاہم اصل تفضیل شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا ضروریاتِ مذہب اہل سنت سے ہونا اجماعی مسئلہ ہے اور اس کا انکار باجماع اہل سنت بدعت و گمراہی اور تشیع ہے۔

جبکہ ان لوگوں کے نزدیک افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا انکار اور افضلیت علی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ رکھنا عین سنیت ہے بلکہ افضلیتِ علی دراصل عقیدہ ہی اہل سنت کا ہے اس لیے کہ جملہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور ائمہ اربعہ افضلیت علی کا عقیدہ رکھتے تھے۔ اور ان لوگوں نے مسئلہ افضلیت میں ایسی غلط بیانی کی ہے کہ اس مسئلہ میں اس سے قبل چشم فلک نے کبھی نہ دیکھی ہوگی حتی کہ حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی افضلیت قطعی ہونے پر جن اسلاف کرام کی تصریحات موجود ہیں انہیں بھی افضلیت کا منکر بتایا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

(و)

بعض لوگوں نے حضرات خلفاء ثلاثہ سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عمر بن الخطاب فاروق اعظم اور سیدنا عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہم کی خلافت کو صرف خلافت ظاہری اور اسلام کا سیاسی منصب اور عوام کے چناؤ کا مرہون منت قرار دیا ہے اور اس کا دائرہ صرف زمین کی حد تک محدود بتایا ہے اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت کو خلافتِ باطنی اور خالصتاً روحانی منصب اور محض اللہ تعالیٰ کے چناؤ کا نتیجہ قرار دیا ہے اور اس کا دائرہ فرش زمین سے عرش عظیم تک وسیع بتایا ہے۔ جبکہ خلافتِ نبوت کے بارے میں ایسی تقسیم والے نظریہ کی بھی سنیت میں قطعاً گنجائش نہیں ہے۔

(ز)

بعض لوگوں نے حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کو صرف بحیثیت خلیفہ راشد افضل تسلیم کیا ہے اور پھر اس میں بھی اہل سنت کے اکابر و اصاغر کا اختلاف بتایا ہے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت بحیثیت خلیفہ راشد بھی مذہب جمہور بتایا ہے اور پھر اس کا بھی انکار کر دیا۔ جبکہ صرف بحیثیت خلیفہ راشد حضرت ابو بکر صدیق یا حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کو افضل تسلیم کرنا اور روحانی مرتبہ و مقام کے اعتبار سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا عقیدہ رکھنے کی گنجائش مذہب اہل سنت میں ہرگز نہیں ہے کیونکہ یہ سراسر بدعت اور گمراہی اور تشیع ہے۔ حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما جیسے بحیثیت خلیفہ راشد افضل ہیں بلا شبہ روحانی مرتبہ و مقام اور عند اللہ تعالیٰ عزت و کرامت اور قرب و وجاہت میں بھی افضل اور ارفع و اعلیٰ ہیں۔

ضروری تنبیہ:

ان لوگوں نے تحقیق کے نام پر غلط بیانی اور علمی خیانتوں کی انتہاء کر دی ہے ان کی تحقیق کی حقیقی صورتحال بھی انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب میں آپ ملاحظہ کریں گے اور اس کتاب میں دلائل قاہرہ کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما پر حضرات صحابہ کرام و من بعدھم تمام اہل سنت کا اجماع ہے اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی افضلیت مذہب جمہور ہے اور حضرات صحابہ کرام و من بعدھم اسلاف کرام کے نزدیک افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما قطعی ہے۔ و للہ الحمد

(ح)

تمام حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت اور حسن عقیدت اور ان کا احترام قرآن کریم وسنت مبارکہ کی روشنی میں لازم اور ضروری ہے اس لیے کہ یہ ضروریاتِ مذہبِ اہل سنت سے ہے۔ اور کسی بھی صحابی سے بغض اور اس کی بے ادبی اور گستاخی سراسر گمراہی ہے جس کی سنیت میں قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ جبکہ بعض لوگوں کے سینوں میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بغض بھرا ہے اور ان صحابہ کرام کی گستاخی اور بے ادبی ان لوگوں کا معمول ہے اور ان صحابہ کرام کے گستاخ لوگ مزید تیار کرنے کی انہوں نے مہم جاری کر رکھی ہے۔ اس کے باوجود سینہ زوری سے اپنی سنیت منوانے پر بھی بضد ہیں۔ کیسی سنیت ہے جس میں ضروریاتِ مذہبِ اہل سنت کی ضرورت بھی نہیں سمجھتے؟ نعوذ باللہ من ذلك۔

تو فقیر راقم الحروف نے صرف دلائل حقہ کی زبان میں ایسے لوگوں کو دعوت حق دینے اور ان پر اتمام حجت اور ان کی و دیگر اہل اسلام عوام الناس کی خیر خواہی کے لیے صراط مستقیم، حقیقی مذہب اہل سنت، قرآن وحدیث اور علمائے ربانیین کے عقائد کی صورت میں سپرد قلم کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ بجاہِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فقیر کی اس سعی کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اہل اسلام کے لیے نفع بخش بنائے۔ فقیر اور جملہ اہل سنت کو سنیت پر ثابت قدم رکھے اور اسی پر دنیا سے اُٹھائے۔ آمین رب العالمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ آمین

الحمد لله الذی هدانا لهذا و ما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله. و الصلوٰة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیهم وعلی آله واصحابه اجمعین لاسیما علی افضلهم بالتحقیق امیر المؤمنین و امام المتقین ابی بکر الصدیق الاکبر و امیر المؤمنین و امام المتقین عمر بن الخطاب الفاروق الاعظم و امیر المؤمنین و امام المتقین ذی النورین عثمان بن عفان و امیر المؤمنین و امام المتقین اسد الله الغالب علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہی خیار امت ہیں:

اللہ رب العزت جل وعلا کا بے حد احسان اور کمالِ کرم ہے کہ اس نے بنی نوع انسان کو پیدا فرما کر اسے ابدی سعادتوں سے مالا مال کرنے اور اپنی بارگاہ کا قرب بخشنے کے لیے اس کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے حضرات انبیاء کرام ومرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مربوط سلسلہ قائم فرمایا، جو دین حق کے ساتھ دنیا میں جلوہ گر ہوتے رہے۔ پھر ان نفوس قدسیہ اور دین حق کی نصرت کے لیے خوش نصیب لوگ منتخب فرمائے تا کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات وعادات سے آراستہ

ہوکران کی نیابت میں خلق خدا کی ہدایت وارشاد کا عظیم فریضہ سرانجام دیں اوراس کی فوزوفلاح کا سامان کریں۔

اور حضرات انبیاء کرام ومرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا یہ سلسلہ حضور سید المرسلین ﷺ کی ذات اقدس پر انتہاء پذیر ہوا کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء والمرسلین کی شان سے موصوف ومتصف ہوکر مبعوث فرمائے گئے۔

چونکہ حضور نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد تا قیامت کسی نئے نبی اوررسول کے آنے کا امکان بھی باقی نہیں اورآپ کی شریعت مقدسہ تمام شرائع کے لئے ناسخ ہے اورآپ کا دین قیامت تک تمام جن وانس کے لیے واجب الاتباع ہے۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت اور دین متین کی نصرت وحمایت اورتبلیغ کے لئے ایسے افرادواشخاص منتخب فرمائے جو بہترین لوگ تھے انہیں تاجدارِ انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے زیر سایہ رکھ کرآیات الٰہیہ کی تلاوت اورکتاب وحکمت کی تعلیم اوران کے ظاہروباطن کے تزکیہ کا اہتمام فرمایا۔

آیات قرآنیہ کی روشنی میں اس حقیقت کی تصدیق:

قرآن کریم نے اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے:

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ.

(سورہ ال عمران، آیت نمبر 164)

وہ رسول معظم ﷺ ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات تلاوت فرماتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اورانہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔ (آل عمران)

اورانہیں اپنی اوراپنے رسول گرامی ﷺ کی محبت سے سرشار فرما کر

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر 165)

کا اولین مصداق ٹھہرایا۔

تقویٰ اور پرہیزگاری کا کلمہ انہیں لازم فرما کر

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ

(سورۃ الفتح آیت نمبر 26)

کے ساتھ اس انعام کا اعلان واظہار فرمایا۔

اور انکے ایمان کو معیارِ ایمان قرار دیا کہ ایمان ویسا ہی قبول ہوگا جیسا ان کا ہے

"فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ"

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر 137)

اس کی تصدیق اور شہادت کی برہان ہے۔

اور انہیں نفاق جیسی قلبی امراض سے محفوظ رکھا اور اخلاص کے مراتب عالیہ پر فائز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کریم ﷺ کی رضا حاصل کرنے کے لیے انہوں نے مال واسباب وطن عزیز اور اعزہ واقرباء بلکہ اپنی جانوں تک کی قربانی سے بھی گریز نہیں کیا اور

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا (الانفال آیت نمبر 4)

(یہی لوگ سچے مومن ہیں) کا تاج ان کے سروں پر سجایا گیا۔

اور اپنے رب کریم جل وعلا کی طرف سے ہدایت پر ہونے کی وجہ سے دارین میں کامیاب قرار دیے گئے،

أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

(البقرۃ آیت نمبر 5)

وہی لوگ ہدایت پر ہیں اپنے رب کی طرف سے اور وہی فلاح پانے والے ہیں،

کا اولین مصداق وہی نفوس قدسیہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنا عظیم بنادیا کہ صرف انہیں کے لئے ہی نہیں بلکہ ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کے لیے بھی اپنی رضا کا اعلان فرمایا ہے۔

وَالسّٰبِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهٰجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۔ (التوبۃ آیت نمبر 100)

اور مہاجرین وانصار میں سے سبقت کرنے والے سب سے پہلے ایمان لانے والے اور جنہوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

میں اسی اعزاز کا مژدہ سنایا گیا ہے۔اور

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهٗٓ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۔ (الفتح آیت نمبر 29)

میں حضور رحمت عالم ﷺ کی رسالت کے بیان کے ساتھ انہی نفوس قدسیہ کی صفات حمیدہ کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ (المائدہ آیت نمبر 3)

کے نزول کے وقت وہی نفوس قدسیہ بالفعل موجود اور مخاطب تھے جن کے لیے اکمالِ دین اور اتمام نعمت اور اسلام بطورِ دین پسند کرنے کا اعلان فرمایا گیا اور باقی امت کے لئے یہ اعزاز بعد میں ہے۔

اور وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (النساء) لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (الانفال) لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ (الحجرات) اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ (التوبہ)

یہ بشارات انہی کو سنائی گئی ہیں۔ اور

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ (الحجرات آیت نمبر 15)

میں انہیں کی سچائی کا اعلان فرمایا گیا ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ

(البقرۃ آیت نمبر 143)

اور

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ (آل عمران آیت نمبر 110)

کا اولین مصداق اور سب سے پہلے ان شانوں سے موصوف ومتصف وہی خوش نصیب ہیں۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۔ (التوبہ، الصف)

میں دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کا وعدہ الٰہیہ جو فرمایا گیا ہے

اس کو اس طرح پورا فرمایا کہ انہیں نفوس قدسیہ کو دین متین کا سچا جان نثار بنا دیا اور انہوں نے دین اسلام کی حمایت وحفاظت اور تبلیغ واشاعت میں نیابتِ رسول کریم ﷺ کا حق ادا کر دیا کہ ایسا شاندار کردار ادا کیا جو کسی بھی نبی ﷺ کے خلفاء اور نائبین سے نہ ہو سکا۔ اور حکمت خداوندی کے مطابق ایسا ہونا بھی ایک لازمی امر تھا اس لیے کہ حضور سید المرسلین ﷺ کی بعثت مقدسہ کے بعد کسی کے لیے اعطاء نبوت کا امکان بھی باقی نہیں ہے تو کتاب الٰہی اور ارشادات نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی کما حقہ حفاظت اور غلبہ دین متین کی سعادت کا اعزاز حضور نبی کریم ﷺ کے انہی سچے جان نثاروں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو عطا کرنا منشأ الٰہی تھا۔

ان نفوس قدسیہ کی عظمت پر قربان جائیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور رسول اکرم ﷺ کے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ان گھوڑوں کی بھی قرآن کریم میں قسم فرمائی ہے جنہیں جہاد فی سبیل اللہ میں ان قدسی صفات مقربین کی سواری بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا۔

(العادیات، آیت نمبر 1۔2۔3)

شرف صحابیت کی عظمت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ علمائے حق کے نزدیک یہ امر مسلم ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ کی دنیوی حیات مبارکہ میں جس خوش نصیب کو حالت ایمان میں آپ ﷺ کے رخ زیبا پر ایک نظر یا ایک لمحہ آپ کی صحبت کی سعادت حاصل ہوئی (اور پھر ایمان پر ہی خاتمہ ہوا) اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں وہ مرتبہ ومقام اور عزت وکرامت عطا کردی گئی جو دوسروں کو ہزاروں سال عبادت وریاضت سے بھی نصیب نہیں ہوسکتی اس لیے کوئی ولی، غوث، قطب، ابدال، حتیٰ کہ غوثیت کبریٰ کے مقام پر فائز ہی کیوں نہ ہو وہ اس صحابیِ رسول ﷺ کے مرتبہ ومقام کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(اور جس شخص نے اس نظریہ اور عقیدہ کے خلاف موقف اختیار کیا وہ ہرگز قابل اعتبار نہیں ہے۔) پھر جن خوش نصیبوں کو سالہا سال دربار رسالت کی حاضری نصیب ہوئی اور سفر وحضر میں آپ ﷺ کی رفاقت اور معیت میں اشاعتِ اسلام اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرنے کی سعادت میسر آئی ان کی عظمت کا اندازہ کیسے لگایا جاسکتا ہے۔

بالخصوص وہ نفوس قدسیہ جنہیں حضور سید المرسلین ﷺ کی نیابت تامہ اور خلافتِ نبوت کا اعزاز حاصل ہوا اور انہوں نے اشاعتِ اسلام میں بے مثال خدمات سرانجام دیں، جہاں قیصر وکسریٰ کا راج تھا وہاں بھی اسلامی پرچم لہرایا اور جو جہان کفر کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا وہ اسلام کے انوار وتجلیات سے جگمگانے لگا اور لاکھوں کروڑوں بلکہ اربوں لوگوں کے نعمت ایمان سے مالا مال ہونے کا ذریعہ اور سبب بنے اس لیے کہ بعد والی ساری امت پر ان حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا احسانِ عظیم ہے۔ انہیں کی وساطت سے قرآن وحدیث جیسے انعامات الٰہیہ سے امت مسلمہ مستفید ہورہی ہے اور ہوتی رہے گی اور ارشادات وآثار صحابہ کرام سے ہدایت اور راہنمائی ایک الگ انعام ہے۔

اللہ تعالیٰ اور حضور سید المرسلین ﷺ کے معاملہ میں ان نفوس قدسیہ کے

کمالِ اخلاص اور صحبتِ رسول کریم ﷺ کی برکت سے انہیں وہ اعزازات نصیب ہوئے جو کسی کو میسر نہیں ہیں۔

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و علیہم و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

ارشاداتِ نبویہ کی روشنی میں حقیقت مذکورہ کی تصدیق:

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اُمت مسلمہ کے سب سے بہترین لوگ قرار دیا ہے۔

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ خیر امتی قرنی الحدیث۔(متفق علیہ، مشکوٰۃ، ص553)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے (سب سے) بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ (حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) ہیں۔

عن عبداللہ رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال: خیر الناس قرنی الحدیث (صحیح البخاری 515/1)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب لوگوں سے بہترین اور افضل میرے زمانہ کے لوگ ہیں۔

عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اکرموا اصحابی فانہم خیارکم الحدیث (مشکوٰۃ، ص554)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میرے اصحاب کی تعظیم کرو اس لیے کہ بیشک وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال النبی ﷺ: لاتسبوا اصحابی فلو ان احد کم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفه۔

(متفق علیہ، مشکوۃ، ص553)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے اصحاب کو برا بھلا نہ کہو اس لیے کہ اگر تم میں سے کوئی ایک اُحد پہاڑ کے برابر سونا (فی سبیل اللہ) خرچ کرے تو ان کے ایک مد (تقریباً ایک کلو) کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ اس کے نصف کو۔ (متفق علیہ)

فائدہ:

حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بارگاہ الٰہی میں ایسے مقبول ہیں کہ ان کا آدھا کلو غلہ صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ مقام اور درجہ رکھتا ہے کہ دوسرے مسلمان اگر اُحد پہاڑ کے برابر (لاکھوں ٹن) سونا بھی فی سبیل اللہ خرچ کر دیں تو انہیں عند اللہ تعالیٰ وہ مرتبہ اور مقام اور عزت و کرامت حاصل نہیں ہو سکتی۔

اور حضرات سابقین اولین صحابہ کرام تو وہ عظیم المرتبت نفوس قدسیہ ہیں کہ بعد والے صحابہ کرام کا بھی اُحد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرنا ان کے نصف مد غلہ کے برابر نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ باقی اُمت کا صدقہ اسکی برابری کر سکے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما یقول سمعت النبی ﷺ یقول: لاتمس النار مسلما رأنی اور رأی من رأنی۔ (جامع الترمذی 225/2)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

دوزخ کی آگ اس (خوش نصیب) مسلمان کو نہ چھوئے گی جس نے میری زیارت کی یا جس نے میری زیارت سے مشرف ہونے والے کی زیارت کی۔

(جامع الترمذی)

عن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اللہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوھم غرضا بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم و من ابغضھم فببغضی ابغضھم و من اذاھم فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ و من اذی اللہ یوشك ان یاخذہ۔ (جامع الترمذی 225/2)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میرے صحابہ کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، میرے صحابہ کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، میرے بعد انہیں طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنالینا۔ پس جس شخص نے ان سے محبت کی تو اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے (دراصل) میرے بغض کے سبب ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ایذا پہنچائی تو اس نے مجھے ضرور ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو ضرور ایذا پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچائی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑ لے۔ (جامع الترمذی)

اخرج الدیلمی عن انس اذا اراد اللہ برجل من امتی خیرا القی حب

اصحابی فی قلبہ۔ (صواعق محرقہ، ص5)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ میری امت میں سے کسی شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں میرے صحابہ کی محبت ڈال دیتا ہے۔

ایک اہم وضاحت اور نصیحت:

بلاشبہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درجات متفاوت ہیں لیکن شرف صحابیت کے حوالے سے قرآن وحدیث میں مذکور کرامات و اعزازات میں تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شریک ہیں خواہ وہ نفوس قدسیہ اہل بیت اطہار سے ہوں یا ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام ہوں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ نیز اہل سنت و جماعت کی کتب عقائد سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ باجماع اہل سنت و جماعت قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے حسنِ عقیدت اور محبت سنی ہونے کے لئے لازم اور ضروری ہے۔

کسی بھی صحابیٔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت دل میں کدورت اور بغض رکھنے کی مذہب مہذب اہل سنت و جماعت میں ہرگز گنجائش نہیں ہے چہ جائیکہ زبان سے بے ادبی اور گستاخی کی جائے۔

سنیت، لوہے کی زنجیر کا نام نہیں ہے کہ بیشک قرآن وحدیث کے خلاف بھی نظریہ اپنا لیا جائے تو وہ زنجیر نہیں ٹوٹے گی۔ اور نہ ہی سنیت مومی تصویر کا نام ہے کہ

جیسے چاہیں اپنی پسند کے مطابق اسے تبدیل کرتے رہیں۔

سنیت تو "ما انا علیہ واصحابی" یعنی قرآن وحدیث کی حقیقی اتباع کا نام ہے۔اہل سنت کے اجماعی عقیدہ کے خلاف موقف اختیار کرنے کی سنیت میں کوئی گنجائش نہیں ہے اس لیے سب پر لازم اور ضروری ہے کہ

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔

پر عمل کریں اور

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

کو مضبوطی سے تھام لیں اور اخلاص کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اختلافات ختم کریں اور تمام عقائدِ اہل سنت و جماعت کو لازم پکڑیں، اہل اسلام کے لئے اتحاد واتفاق نہایت ہی ضروری ہے۔

اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مراتب ودرجات متفاوت ہیں:

اگرچہ شرف صحبت کے حوالے سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی جو عزت وکرامت اور عظمت، قرآن وحدیث میں بیان کی گئی ہے اس میں تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شریک ہیں لیکن شرف صحبت کے ساتھ دیگر صفات وخصال کی وجہ سے ان نفوس قدسیہ کے عند اللہ تعالیٰ مراتب ودرجات متفاوت اور مختلف ہیں۔

قرآن کریم میں اس حقیقت کو بیان فرمایا گیا ہے:

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۔ (الحدید آیت نمبر 10)

"اس میں بتایا گیا ہے کہ تم میں سے جن خوش نصیبوں کو فتح مکہ مکرمہ سے پہلے حمایت اسلام کے لیے اپنے مال خرچ کرنے اور قتال کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے ان کا درجہ اور مقام ان حضرات کی نسبت بہت عظیم ہے جنہیں فتح مکہ کے بعد یہ سعادت میسر آئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے سب سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خبردار ہے۔"

اس آیت مقدسہ سے خوب واضح ہے کہ فتح مکہ سے پہلے حمایت اسلام اور اشاعت دین حق کے لیے مذکورہ خدمات سرانجام دینے والے صحابہ کرام عند اللہ تعالیٰ

درجہ اور مرتبہ میں بعد والے حضرات سے اعظم اور ارفع ہیں۔

پھر فتح مکہ سے پہلے قتال و جہاد اور مال خرچ کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی برابر نہیں ہیں بلکہ ان کے مراتب بھی مختلف ہیں۔ البتہ اس امر پر اہل سنت و جماعت کا اتفاق اور اجماع ہے کہ حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم دوسرے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے افضل ہیں۔ ان نفوس قدسیہ کو اللہ تعالیٰ کے حضور جو عزت وکرامت و وجاہت اور مرتبہ ومقام حاصل ہے وہ نہ ہی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے کسی کو عطا ہوا ہے اور نہ ہی پہلی اُمتوں میں سے کسی کو، لہذا حضرات انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد یہ نفوس قدسیہ تمام انسانوں سے افضل ہیں۔